خطوط

اسداللہ خاں غالبؔ

پہلی بات

'خط' دُور دراز مقام پر رہنے والے دوستوں، رشتے داروں کے حالات معلوم کرنے اور اپنے حالات سے انھیں باخبر کرنے کا ایک وسیلہ ہے۔ خط لکھنے کا طریقہ قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ اُس وقت خط کبوتروں کے ذریعے بھیجے جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ خط پہنچانے کا ایک نظام قائم ہوا اور گھوڑوں، اونٹوں پر خطوط بھیجے جانے لگے۔ پھر موٹروں، ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے ڈاک پہنچانے کا انتظام ہوا۔ حالات سے بہت جلد واقف کرانے کے لیے تار کے ذریعے پیغام بھیجنے کی مشین ایجاد ہوئی تو چار دن کی خبر ایک دو دن میں ملنے لگی۔ خط لکھنے کے ساتھ دُور دراز کے رشتے داروں سے باتیں کرنے اور حالات دریافت کرنے کے لیے ٹیلی فون ایجاد ہوا اور آج موبائل کے ذریعے ہم اپنے دوستوں اور رشتے داروں سے براہِ راست گفتگو کرتے ہیں۔ اس لیے اب خط نویسی کا رواج کم ہو گیا ہے۔

جان پہچان

مرزا اسداللہ خاں غالبؔ ۲۷؍دسمبر ۱۷۹۷ء کو آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا شمار اُردو کے عظیم شعرا میں کیا جاتا ہے۔ وہ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفرؔ کے درباری شاعر اور استاد تھے۔ غالبؔ کی شاعری کو عام طور پر بہت مشکل سمجھا جاتا ہے لیکن اُردو میں جو خطوط اُنھوں نے اپنے دوستوں اور شاگردوں کو لکھے ہیں، ان سے پتا چلتا ہے کہ وہ نثر کا عمدہ نمونہ ہیں۔ 'عودِ ہندی' اور 'اُردوئے معلّٰی' کے نام سے اُن کے اُردو خطوط شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۵؍فروری ۱۸۶۹ء کو دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔

اُردو میں مرزا غالبؔ نے جو خطوط لکھے ہیں، وہ اپنے آپ میں بالکل مختلف ہیں۔ ان کے خط لکھنے کا انداز ایسا تھا گویا دو شخص ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہے ہوں۔

ذیل میں مرزا غالبؔ کے تین خطوط کے نمونے پیش کیے جا رہے ہیں جو انھوں نے اپنے شاگردوں کے نام لکھے ہیں۔

(۱)

منشی نبی بخش حقیرؔ کے نام

بھائی صاحب!

مینہ کا یہ عالم ہے کہ جدھر دیکھیے، اُدھر دریا ہے۔ آفتاب کا نظر آنا، برق کا چمکنا ہے یعنی گاہے دِکھائی دے جاتا ہے۔ شہر میں

مکان بہت گرتے ہیں۔ اس وقت بھی مینہ برس رہا ہے۔ خط لکھتا تو ہوں مگر دیکھیے ڈاک گھر کب جاوے۔ کہار کو کمّل اُڑھا کر بھیج دوں گا۔

آم اب کے سال ایسے تباہ ہیں کہ اگر بہ مثل کوئی شخص درخت پر چڑھے اور ٹہنی سے توڑ کر وہیں بیٹھ کر کھائے تو بھی سڑا ہوا اور گلا ہوا پائے۔

یہ تو سب کچھ ہے مگر تم کو تفتہ کی بھی کچھ خبر ہے۔ پتمبر سنگھ اس کا لاڈلا بیٹا مر گیا۔ ہائے، اس غریب کے دل پر کیا گزری ہوگی!

تم اب خط لکھنے میں بہت دیر کرتے ہو۔ آٹھویں دن اگر ایک خط لکھتے رہو تو ایسا کیا مشکل ہے۔

یہاں دونوں لڑکے اچھی طرح ہیں۔ اب وہاں کے لڑکوں کی خیر و عافیت لکھو۔

پنج شنبہ، ۲۶/ جولائی ۱۸۵۵ء اسدؔ

(۲)

ہرگوپال تفتہؔ کے نام

کیوں صاحب! روٹھے ہی رہوگے، یا کبھی منوگے بھی؟ اور اگر کسی طرح نہیں منتے ہو تو رُوٹھنے کی وجہ تو لکھو۔ میں اس تنہائی میں صرف خطوں کے سہارے جیتا ہوں یعنی جس کا خط آیا، میں نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا۔ خدا کا احسان ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جو اطراف و جوانب سے دو چار خط نہ آ رہتے ہوں۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو بار ڈاک کا ہرکارہ خط لاتا ہے۔ ایک دو صبح کو اور ایک دو شام کو، میری دل لگی ہو جاتی ہے۔ دن اُن کے پڑھنے اور جواب لکھنے میں گزر جاتا ہے۔ یہ کیا سبب؟ دس دس بارہ بارہ دن سے تمھارا خط نہیں آیا یعنی تم نہیں آئے۔ خط لکھو صاحب! نہ لکھنے کی وجہ لکھو۔ آدھ آنے میں بُخل نہ کرو۔ ایسا ہی ہے تو بیرنگ بھیجو۔

سوموار، ۲۷/ دسمبر ۱۸۵۸ء غالبؔ

(۳)

میر مہدی مجروحؔ کے نام

بھائی!

کیا پوچھتے ہو، کیا لکھوں؟ دلّی کی ہستی منحصر کئی ہنگاموں پر تھی۔ قلعہ، چاندنی چوک، ہر روز بازار جامع مسجد کا، ہر ہفتے سیر جمنا کے پل کی، ہر سال میلہ پھول والوں کا، یہ پانچوں باتیں اب نہیں رہیں۔ کہو، دلّی کہاں؟ ہاں کوئی شہر قلمرو ِہند میں اس نام کا تھا۔

تم آتے ہو، چلے آؤ۔ جاں نثار خاں کے چھتے کی سڑک، خان چند کے کوچے کی سڑک دیکھ جاؤ۔ بلاقی بیگم کے کوچے کا ڈھینا، جامع مسجد کے گرد ستر ستر گز گول میدانی کا نکلنا سن جاؤ، غالبؔ افسردہ کو دیکھ کر چلے جاؤ۔

میر اشرف علی کو دعا۔ میر نصیر الدّین کو دعا۔ میر فضل علی کو دعا۔

۲/ دسمبر سالِ حال (۱۸۵۹ء) غالبؔ

معنی و اشارات

گاہے	- کبھی کبھی
کہار	- ملازم
کمّل	- کمبل
پنج شنبہ	- جمعرات
اطراف و جوانب	- آس پاس
ہرکارہ	- ڈاکیا، پوسٹ مین
دل لگی	- لطف، مزہ
بخل	- کنجوسی

بیرنگ (خط)	- وہ خط جس پر پوسٹ کے ٹکٹ نہ لگائے گئے ہوں اور خط پانے والا اس کے پیسے ادا کرے (bearing)
ہستی	- وجود
پھوٗل والوں کا میلہ	- دلّی میں جمنا کے کنارے لگنے والا میلہ
قلم روِ ہند	- ہندوستان کی حکومت
ڈھینا	- گر جانا
افسردہ	- غمگین، دُکھی

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ تار مشین کس کام آتی تھی؟
۲۔ آج ہم حالات جاننے کے لیے خط کی بجائے کس چیز کا استعمال کرتے ہیں؟
۳۔ مرزا غالبؔ کے خطوط کے مجموعے کس نام سے شائع ہوئے ہیں؟
۴۔ غالبؔ کے نزدیک خطوں کی بڑی اہمیت تھی۔ سبق سے اس مفہوم کا جملہ تلاش کر کے لکھیے۔
۵۔ غالبؔ کو روزانہ کتنے خط آتے تھے؟
۶۔ خط کون لاتا ہے؟
۷۔ غالبؔ نے کون سی سڑکوں کے نام لکھے ہیں؟
۸۔ کون سا کوچہ ڈھے گیا تھا؟

مختصر جواب لکھیے:

۱۔ غالبؔ نے اپنے تینوں خطوط کس کس کے نام لکھے ہیں۔
۲۔ غالبؔ نے اپنے خط میں بارش کے بارے میں کیا لکھا ہے؟
۳۔ مرزا غالبؔ نے آموں کے بارے میں کیا لکھا ہے؟
۴۔ 'جس کا خط آیا میں نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا۔' اس جملے کی وضاحت کیجیے۔
۵۔ دلّی کی ہستی کن ہنگاموں پر منحصر تھی؟
۶۔ غالبؔ نے دلّی کے اُجڑنے کا کیسا نقشہ کھینچا ہے؟
۷۔ غالبؔ نے دلّی کے مختلف مقامات کے نام لکھے ہیں۔ ان کی فہرست بنائیے۔
۸۔ غالبؔ کے خطوط کی خصوصیات بیان کیجیے۔

متضاد الفاظ کی جوڑیاں لگائیے۔

۱۔ روٹھنا	فیاضی
۲۔ مراسلہ	دل لگی
۳۔ بخل	منانا
۴۔ سنجیدگی	مکالمہ

4KT214

غالبؔ کی تحریر کا نمونہ

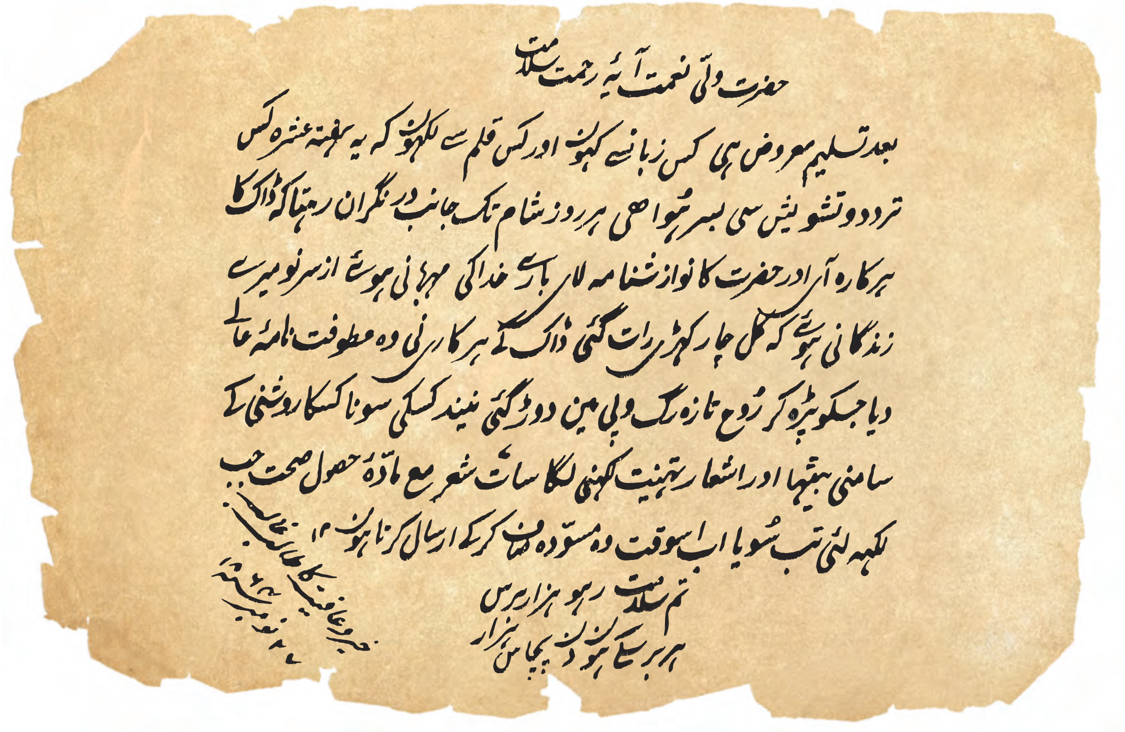

حضرت ولیِ نعمت آیۂ رحمت ! سلامت۔

بعد تسلیم معروض ہے۔ کس زبان سے کہوں اور کس قلم سے لکھوں کہ یہ ہفتہ عشرہ کس تردّد و تشویش سے بسر ہوا ہے۔ ہر روز شام تک جانبِ در نگراں رہتا کہ ڈاک کا ہرکارہ آئے اور حضرت کا نوازش نامہ لائے۔ بارے، خدا کی مہربانی ہوئی۔ از سرِ نو میری زندگانی ہوئی کہ کل چار گھڑی رات گئے ڈاک کے ہرکارے نے وہ عطوفت نامۂ عالی دیا جس کو پڑھ کر روحِ تازہ رگ و پے میں دوڑ گئی۔ نیند کس کی، سونا کس کا، روشنی کے سامنے بیٹھا اور اشعارِ تہنیت لکھنے لگا۔ سات شعر مع مادۂ حصولِ صحت جب لکھ لیے، تب سویا۔ اب اس وقت وہ مسودہ صاف کرکے ارسال کرتا ہوں۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

۲۷ر نومبر ۱۸۶۴ء

خیر و عافیت کا طالب غالبؔ

زورِ قلم

اپنے دوست/سہیلی کو سادہ زبان میں خط لکھیے۔

خودآموزی

استاد اور سرپرستوں کی مدد سے غالبؔ کے دیگر خطوط تلاش کرکے جماعت میں اجتماعی طور پر پڑھیے۔

آیئے، زبان سیکھیں

نونِ غنہ/نونِ وصلی

ان لفظوں کو بلند آواز سے پڑھیے: لوگوں، جادوگروں، بچوں، نگاہیں، روشنیاں، جائیں، ہوں، یہاں

آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ان لفظوں کی آخری آواز ناک سے نکلتی ہے۔ ایسی آواز کو غُنّائی آواز کہتے ہیں اور جس حرف سے اسے لکھتے ہیں وہ 'نونِ غنہ' کہلاتا ہے۔ اسے نقطے کے بغیر نون 'ں' لکھتے ہیں۔

- اب ان لفظوں کو بلند آواز سے پڑھیے:

جھانک، اونٹ، پھینک، سینگ، دانت، ہنسی

ان لفظوں میں غنائی آواز لفظ کے بیچ سنائی دیتی ہے۔ ایسے لفظوں کو لکھتے وقت 'ن' تو لکھا جاتا ہے مگر اس پر '٘' یہ علامت بناتے ہیں جیسے مانگ، چھینک، پھونک، سانپ وغیرہ

- سبق 'چچا چھکن نے تیمارداری کی' سے نونِ غنہ والے دس الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

ذیل کے لفظوں میں بھی نون پوری طرح بولا یا پڑھا نہیں جاتا ہے۔

پتنگ، رنج، بلند

ان الفاظ میں نون کی آواز 'ن' کے بعد آنے والے حرف کی آواز سے مل جاتی ہے۔ ایسے نون کو 'نونِ وصلی' کہا جاتا ہے۔ اس پر بھی '٘' یہ نشان لگانا چاہیے۔

- سبق 'گھڑی' سے نونِ وصلی والے دس الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

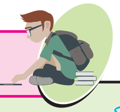

اضافی معلومات

ذیل کے جملے پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے:

۱۔ اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیا جائے، نہ سہی۔

۲۔ جملوں کی صحیح جوڑیاں تلاش کیجیے۔

۳۔ گلی میں فقیر صدا لگا رہا ہے۔

۴۔ فقیر نے دعا دی، سدا خوش رہو۔

۵۔ صورت سے تو آدمی شریف دِکھائی دیتا ہے۔

۶۔ سورت گجرات کا مشہور شہر ہے۔

مندرجہ بالا جملوں میں 'سہی-صحیح'، 'صدا-سدا'، 'صورت-سورت' کا اُردو تلفّظ ایک جیسا ہے مگر ان کے املا اور معنی میں فرق ہے۔ لغت میں آپ کو اس قسم کے بہت سارے الفاظ مل جائیں گے۔ جیسے چارا-چارہ، سینا-سینہ، ہمزہ-حمزہ، زن-ظن، وغیرہ۔ تعلیمی تاش کھیلتے وقت آپ بہ آسانی ایسے الفاظ بنا کر اپنے نمبرات میں اضافہ کر سکتے ہیں۔